بدھ | یکم۔ جنوری 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر1 | بدھ 20 شعبان۔ 1417ھ یکم صلح 1376ھش یکم جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے

جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں ان کو نفس نے دھوکا دیا ہوا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے مثلاً وہ چاہتا ہے کہ دس تولہ استعمال کرے اور یہ صرف ایک قطرہ کافی سمجھتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ پس اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے انسان کو زبان دی اور ایک دل بخشا ہے۔ صرف زبان سے کوئی فتح نہیں ہو سکتی۔ دلوں کو فتح کرنے والا دل ہی ہوتا ہے جو قوم صرف زبانی ہی زبانی جمع خرچ کرتی ہے یاد رکھو کہ وہ کبھی بھی فتح یاب نہیں ہو سکتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا نمونہ دیکھو کہ کیا ان کے پاس کوئی ظاہری سامان تھے؟ ہرگز نہیں۔ مگر پھر بایں ہمہ کہ وہ بے سرو سامان تھے اور دشمن کثیر اور ہر طرح کے سامان اسے مہیا تھے ان کو خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی بینظیر کامیابیاں عطا کیں بھلا کہیں کسی تاریخ میں ایسی کامیابی کی کوئی نظیر ملتی ہے؟ تلاش کر کے دیکھ لو مگر لاحاصل۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 645)

جو شخص خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی دنیا ٹھیک ہو جاوے' خود پاک دل ہو جاوے۔ نیک بن جاوے اور اس کی تمام مشکلات حل اور دکھ دور ہو جاویں اور اس کو ہر طرح کی کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ (-) کامیاب ہو گیا' بامراد ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔ تزکیہ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 645)

تقریب شادی

○ مکرم محمد عامر خان صاحب ابن مکرم محبوب احمد خان صاحب طارق بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ نعیمہ نصیرہ صاحبہ بنت مکرم عبدالحلیم صاحب دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 25۔ دسمبر 1996ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی. مورخہ 27۔ دسمبر کو لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ قبل ازیں ان کا نکاح 26-4-96 کو چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت مبارک ربوہ میں بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پڑھا تھا۔ مکرم محمد عامر صاحب محترم مسعود احمد صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل کے بھتیجے اور حضرت محمد حسن آسان دہلوی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں اور عزیزہ نعیمہ نصیرہ حضرت ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کپور تھلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم مرزا ندیم احمد صاحب ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28- ستمبر 1996ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مرزا نوید احمد عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کا پوتا اور مکرم فضل الرحمان خان صاحب نائب امیر راولپنڈی کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے عزیز نومولود کو صحت و سلامتی والی لبی زندگی عطا ہونے اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خدا رسیدہ انسان کی بات میں وزن اور اثر ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

کئی لوگ ہیں ویسے سچ بولتے ہیں لیکن ان کا عمل ان کو جھٹلا رہا ہے۔ سچے لوگ ہیں مگر خدا کی طرف بڑھنے کے لئے وہ مخلصانہ کوشش نہیں کرتے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں تو جب وہ خدا کی طرف بلائیں گے تو قول سچا ہو گا اور عمل جھوٹا ہو گا اور ایسے قول کو بھی خدا جھوٹا قرار دیتا ہے۔ اور وہ شخص سمجھ بھی نہیں سکتا کہ میں نے کون سا جھوٹ بولا ہے میں تو اللہ کی طرف بلا رہا ہوں اور سچے دین کی طرف بلا رہا ہوں۔ یہ تو سچی باتیں ہیں لیکن اس کا عمل اس کو جھٹلا رہا ہو گا اور ایسے شخص کے قول کو خدا جھوٹا قرار دیتا ہے۔ اس کی مثال میں نے آنحضرت ﷺ کی سچائی کی گواہی دینے والے منافقین کی صورت میں آپ کے سامنے بار بار رکھی ہے۔ اس سے سچی گواہی کیا ہو سکتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے کوئی کہے کہ تو خدا کا رسول ہے۔ اس گواہی کو پیش کر کے چونکہ وہ منافق لوگ ہیں ان کی زندگی کا عمل اس کی تائید نہیں کرتا کہ وہ عملاً آنحضرت ﷺ کو سچا سمجھ رہے ہوں۔ اللہ ان کی گواہی پیش فرما کر کہتا ہے خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ خدا گواہی دیتا ہے کہ تو سچا ہے لیکن تیرے سچ کی گواہی دینے والے جھوٹے ہیں۔

تو دیکھیں بظاہر ایک متضاد بات ہے لیکن کتنی گہری صداقت اس میں پائی جاتی ہے اور تضاد نہیں ہے۔ اس میں ایک مفہوم ہے وہ سمجھنا چاہئے۔ مفہوم یہ ہے کہ ایک انسان جب قول سے کچھ کہتا ہے تو اس سے بحث نہیں کہ وہ سچی بات کر رہا ہے یا جھوٹی بات کر رہا ہے اگر اس کے دل کا اندرونہ اس قول کی تائید میں نہیں ہے' اگر عمل اس کی موافقت نہیں کرتا تو جھوٹا ہے خواہ وہ قول بظاہر سچا ہی ہو۔ تو یہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ جب آپ دعوت الی اللہ کریں گے اور آپ خود خدا کی طرف طرف حرکت کرنا شروع کریں گے تو آپ کے اندر ایک سچائی کی گواہی اٹھ کھڑی ہو گی اس سے آپ کے قول

باقی صفحہ 7 پر

ربوہ میں اجتماعی وقار عمل

3۔ جنوری کو یاد رکھیں

(صدر عمومی)

اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی تباہ نہیں کر سکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم- صلح 1376 ہش یکم - جنوری 1997ء

دعوت الی اللہ میں گفتگو کا انداز

گفتگو کم از کم دو افراد کے درمیان ہوتی ہے۔ ایک بات کرتا ہے دوسرا سنتا ہے۔ پھر دوسرا بات کرتا ہے تو یہ پہلا شخص سنتا ہے۔ اگر ہم گفتگو کو اس نہج پر نہ چلائیں کہ ہماری بات نہ صرف سمجھی جائے بلکہ اس کے جواب میں کہی گئی بات بھی درست ہو تو یقیناً گفتگو آگے نہیں بڑھ سکتی۔ جس کا مطلب ہے کہ گفتگو میں یک طرفہ رویہ دیکھنے والی بات نہیں ہے۔ بلکہ اس میں دونوں طرف کا رویہ دیکھنا ہوتا ہے اور جب تک اس بات کو مدنظر نہ رکھا جائے اس وقت تک گفتگو کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر گفتگو کرنا ہے اور اسے آگے بڑھانا ہے تو طرفین کو یہ سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ ہماری بات دوسرے کے دل میں اتر جائے۔ وہ بات کرنے کے طریق کو اچھا ہی سمجھے اور خود بھی اچھے طریق ہی سے بات کرے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے دلائل کو بہت مضبوط سمجھ کر اس طرح بات کرتے ہیں کہ دوسرا مانے یا نہ مانے ہماری بات کے طریق کو پسند کرے یا نہ کرے ہم اسی طرح بات کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس میں سختی بھی آجاتی ہے اور بعض اوقات ہم منطقی طور پر بات کرنے سے محروم بھی رہ جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ ہم اپنی بات سمجھا سکتے ہیں نہ دوسرے کی بات سمجھنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ حالانکہ بات کرنے کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنی بات سمجھا سکیں۔ اس لئے بات بات پر ہم کہتے ہیں سمجھ گئے نا۔ یعنی مطلب یہی تھا کہ آپ کو بات سمجھا دی جائے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم بات اس طرح کرتے ہوں کہ دوسرے کو سمجھ ہی نہ آئے ہو سکتا ہے کہ ہم اس طرح بات کرتے ہوں کہ دوسرا شخص اس طریق کو پسند ہی نہ کرے۔ اور نہ صرف گفتگو آگے نہ بڑھے بلکہ جھگڑے کا امکان پیدا ہو جائے۔

پس گفتگو کرتے ہوئے صرف اپنے آپ کو سامنے نہیں رکھنا چاہئے۔ دوسرے شخص کے متعلق بھی یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ کس طرح کی بات کو اپنے دل میں اترنے دے گا۔ کہتے ہیں کہ بعض اوقات عقلی دلائل کام آتے ہیں اور بعض اوقات نقلی دلائل کام آتے ہیں کسی کے ساتھ ذرا سا حسن سلوک کریں تو وہ ہماری بات ماننے کے لئے تیار ہو جاتا ہے کسی کے ساتھ حسن سلوک کریں تو اس پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا وہ اس حسن سلوک کی ایسی ایسی وجوہات تلاش کرنے لگتا ہے کہ کہیں دور دور تک بھی مدنظر نہیں ہوتیں۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ دوسرا شخص ہماری بات اس لئے مان لیتا ہے کہ وہ ہمارے اخلاق سے متاثر ہے۔ سمجھتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ ایسا نیک سلوک کرنے والے ہیں۔ ہماری بات یقیناً مانی جانی چاہئے۔

غرضیکہ گفتگو ایک ایسا مرحلہ ہوتا ہے کہ اگر ہم اسے واقعی کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی طرف بھی دیکھنے کی ضرورت ہے اور دوسرے کی طرف بھی۔ ہمیں اپنی بات کا پہلو بدلنے کی ضرورت پیش آئے تو پہلو بدل لیا جائے۔ دوسرے کے متعلق کھل کر ہرگز وہ بات نہ کہی جائے جو اسے پسند نہ ہو اس کی بات غلط بھی ہو تو یہ کہنا کہ تم جھوٹ کہہ رہے ہو اور اثر پیدا کرے گا۔ اور یہ کہنا غالباً آپ کو غلطی لگی ہے اور اثر پیدا کرے گا۔ مقصد یہ ساری باتیں کہنے کا یہ ہے کہ ہمیں اپنی گفتگو کو بامقصد بنانے کے لئے اور اسے کامیابی تک پہنچانے کے لئے ان سب باتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اپنے آپ سے زیادہ دوسرے شخص کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ بعض اوقات ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ہماری بات مان جائیں۔ اور بات ہم ایسے لوگوں سے کرتے ہیں کہ جن کے دل میں کوئی بات اترتی ہی نہیں۔ جیسے پتھر میں جونک کا لگانا۔ پتھر میں تو جونک نہیں لگ سکتی۔

پس اگر ہم اپنی بات کو کامیابی تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہمیں ایسے لوگ تلاش کرنے چاہئیں گفتگو کا ایسا رنگ اختیار کرنا چاہئے۔ کہ دوسرے بات سننے کے لئے بھی تیار ہوں اور اس بات کو اچھا بھی سمجھیں اسے ماننے سے گریز بھی نہ کریں۔ جب تک ایسا نہ کریں ہماری بات کامیابی کا نتیجہ حاصل نہیں کر سکتی۔ آج کل جبکہ خدا کے فضل سے دنیا بھر میں ہماری جماعت دعوت الی اللہ میں مصروف ہے ان باتوں کا پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے ہم ہر شخص سے اس طرح بات کریں کہ وہ ہماری بات کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اسے یہ محسوس ہو کہ ہم اس کے ہمدرد ہیں اور اسے اچھی ہی بات بتائیں گے۔ لیکن اگر سننے والا ایسا نہ ہو کہ ہماری بات کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ تو وقت کیوں ضائع کیا جائے۔ یہی وقت کسی اور کے لئے کیوں نہ صرف کیا جائے۔ مقصد تو یہ ہے کہ ہماری دعوت الی اللہ کو قبول کیا جائے۔ ہم جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کے آستانے تک لانا چاہتے ہیں تو ہمیں کامیابی حاصل ہو۔

پس اپنے سے زیادہ دوسرے لوگوں کی طرف دیکھئے کہ ان میں سے کون کون ہماری بات سن لیں گے۔ ہماری بات پر غور کریں گے اور غور کرنے کے بعد اگر انہیں ہماری بات اچھی لگی تو مان لیں گے۔ اور ان باتوں کا معلوم کرنا کوئی مشکل بھی نہیں ہے۔ بعض لوگ بحث کرتے ہیں۔ صرف بحث کرنے کے لئے آپ ان سے کچھ بھی کہئے وہ اس کی تردید کی کوئی نہ کوئی دلیل سامنے لے آئیں گے آپ پہلو بدل لیجئے وہ اور بھی زیادہ بدل جائیں گے گویا کہ ان کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ آپ کی بات کو سنیں سمجھیں اور قبول کریں بلکہ مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ کی بات کی تردید کریں اور تردید ہی کرتے رہیں۔ ایسا کرنے سے ان پر کوئی اثر پڑے یا نہ پڑے آپ پر تو اثر پڑتا ہے۔ آپ کا وقت ضائع ہوتا ہے آپ کی محنت کوئی اثر پیدا نہیں کرتی پھر آپ ایسے لوگوں کی تلاش کیوں نہ کریں جو آپ کی بات سننے کے لئے تیار ہوں۔

آپ نرمی سے بات کریں بعض لوگ نرمی کی کوئی پرواہ نہیں کرتے جب تک ان کے ساتھ گرم گرم دلائل کے ساتھ بات نہ کی جائے وہ رام ہی نہیں ہوتے پس کہیں نرم دلائل کی ضرورت ہوتی ہے کہیں گرم دلائل کی ضرورت ہوتی ہے یہ دیکھنا آپ کا فرض ہے کہ موقع کیسا ہے' مخاطب کون ہے اور ان دونوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے نرم دلائل سے بات کرنی چاہئے یا گرم دلائل سے۔ پھر بعض اوقات بعض لوگ عقلی دلائل کو اہمیت دیتے ہیں وہ کہتے ہیں عقل سے بات کرو۔ عقلی دلائل دیئے جائیں تو وہ بات کو آسانی سے مان لیتے ہیں بعض لوگ نمونہ مانتے ہیں۔ عقلی بات کیسی بھی ہو وہ اسے نہیں مانتے۔ نمونے کی تلاش میں رہتے ہیں گویا کہ انہیں نقلی دلائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ نقلی دلائل دیں تو فوری طور پر مان لیتے ہیں۔ یہ مختلف پہلو ہیں گفتگو کے۔ گفتگو تو ہمیشہ سے اہم رہی ہے۔ لیکن دعوت الی اللہ کے سلسلے میں گفتگو مزید اہمیت اختیار کر لیتی ہے اس لئے کہ ہمارا مقصد محض گفتگو کرنا نہیں بلکہ اس گفتگو کے نتیجے میں لوگوں کو اپنے قریب لانا ہے لوگوں کو اپنی بات سمجھانی ہے اور لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرنا ہے کہ وہ ہماری بات مان کر اپنی زندگی کو بہتر بنائیں۔ اسی کا نام دعوت الی اللہ ہے۔ آخر زندگی کو بہتر بنانے کا اس سے زیادہ اچھا کیا طریق ہو گا کہ انسان خدا تعالیٰ کے آستانے پر آجائے خدا تعالیٰ کی بات مانے' خدا تعالیٰ سے قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے ہر وہ شخص جو ایسا کرتا ہے وہ یقیناً اپنی زندگی کو بہتر ہوتا دیکھتا ہے اور اسے ایک روحانی اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

پس دعوت الی اللہ دوسروں کو اپنے قریب لانے اور اپنی بات سمجھانے کا نام ہے اور اپنے قریب لانے کا مطلب دراصل انہیں خدا کے قریب لے جانا ہے۔ پس گفتگو کی اس سلسلے میں اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ شاید کسی اور موقعہ پر نہ ہو ہمیں اپنا وقت بھی ضائع نہیں کرنا۔ ہمیں ایسے لوگوں سے بھی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو کسی صورت بھی بات ماننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ جو بحث برائے بحث کرتے ہوں۔ ہمارا مقصد بحث کرنا نہیں ہے بات بتانا ہے اور بتاتے چلے جانا ہے اور اس رنگ میں بتانا ہے کہ دوسروں پر اس کا اثر ہو۔ خدا ہمیں اس بات کی توفیق دے اور ہماری دعوت الی اللہ کی کوششوں کو کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کرے۔

اس سلسلے میں ہم ایک دفعہ پھر یہ کہنا چاہیں گے کہ صرف گفتگو کافی نہیں یعنی جیسی کیسی بھی ہو۔ گفتگو کے انداز دیکھنے چاہئیں۔ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ ہمیں کس طرح بات کرنی ہے۔ کیا کہنا ہے۔ کس رنگ میں کہنا ہے کہ دوسروں پر اثر ہو کیونکہ ہماری اصل کامیابی تو اسی میں ہے کہ ہماری گفتگو سنی جائے اور اس کا اثر قبول کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم دعوت الی اللہ کے سلسلے میں صحیح طریق پر گفتگو کر سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

(کلام الٰہی) میں حسن معاشرت کے تمام بنیادی اصول بیان فرما دیئے گئے ہیں۔ اور ان تمام باتوں سے روکا گیا ہے جن سے انسانی معاشرہ کسی نہ کسی رنگ میں بیمار پڑ جاتا ہے اور خوشی کی بجائے دکھوں اور تکلیفوں کا موجب بن جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معاشرت کی بنیاد ہی اس تصور پر ہے کہ اکیلا انسان جس ایک بھلائی کو نہیں پا سکتا اجتماعی کوشش سے وہ بھلائی اس کو نصیب ہو جائے۔ ورنہ فی الحقیقت انسان تو ایک خود غرض جانور ہے۔ اگر اکیلا رہ کر اس کا بس چل سکتا کہ سب خیر اس کو حاصل ہو جائے تو وہ کسی دوسرے کی خاطر کسی تکلیف کو بھی برداشت نہ کرتا اور اپنے آرام میں کسی دوسری چیز کو مخل نہ ہونے دیتا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے ایک فرد کو دوسرے فرد پر انحصار کرنے والا بنایا ہے (خدا کے سوا کوئی نہیں جو کسی دوسرے کی احتیاج سے بالا ہو) اس لئے ایک انسان کو دوسرے انسان کی احتیاج رہتی ہے۔ لیکن اس احتیاج کی بنیاد خیر پر واقع ہوئی ہے۔ اس کا مقصود یہ ہے کہ خیر بڑھے نہ یہ کہ تکلیف بڑھے۔ پس معاشرہ میں جب بھی کوئی ایسا عمل جاری ہو یا کوئی ایسا فعل انسان سے سرزد ہو جس کے نتیجہ میں دکھ پیدا ہوتا ہے تو یہ معاشرت کے اصول کے بالکل برعکس چیز ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ آج کی دنیا میں معاشرہ بالعموم بدیاں پھیلانے کا موجب بن چکا ہے اور خیر کے حصول کا ذریعہ کم رہ گیا ہے۔ (کلام الٰہی) چونکہ بنیادی اصولوں سے تعلق رکھنے والی کتاب ہے اور ہر زمانے پر حاوی ہے اس لئے (کلام الٰہی) نے حسن معاشرت کے اصول بیان فرمائے اور ان چیزوں سے رکنے کی تاکید فرمائی جن کے نتیجہ میں معاشرہ خراب ہو سکتا ہے۔

پہلی بات معاشرہ کی تباہی کا موجب تمسخر بیان فرمائی گئی چنانچہ فرمایا دیکھو ایک قوم دوسری قوم پر بڑائی محسوس کرکے اس رنگ میں اس کی تحقیر نہ کرے، اس رنگ میں اس پر نہ ہنسے گویا وہ اس سے ادنیٰ ہے۔ بظاہر تو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن آج کی دنیا میں بالعموم اور مغرب کی دنیا میں بالخصوص اس (ارشاد) کا یہ ٹکڑا بڑی شدت کے ساتھ عملاً اپنا اثر دکھا رہا ہے۔ ساؤتھ افریقہ میں جتنے بھی دکھ پھیلے ہیں اور ابھی تک یہ علاقہ جن دکھوں سے گزر رہا ہے اس کی بنیاد یہی قومی تفاخر ہے۔ ایک قوم کو خیال ہے کہ وہ دوسری قوم سے بہتر ہے۔ اسرائیل کے قیام کا تصور بھی اسی غلط خیال کا نتیجہ ہے۔ اسرائیلی قوم کو بھی یہ گمان ہے کہ وہ خدا کے دوسرے بندوں سے بہتر ہے۔ اس لئے انہوں نے محض قومیت کی بناء پر ایک عالمی مرکز قائم کرنے کا حق دنیا سے تسلیم کروایا۔ وہ محض نسلی امتیاز کی بناء پر اکٹھے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہودیت میں سے مذہب کا حصہ اب تقریباً عنقا ہو چکا ہے لیکن نسلی تفاخر کا احساس ان کے دلوں میں بڑی شدت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ آج جو وہ دنیا پر تفوق چاہتے ہیں یا تسلط حاصل کرنا چاہتے ہیں خالصۃً نسلی امتیاز کے نظریہ پر اس کے لئے کوشاں ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ایسی اعلیٰ نسل کے لوگ ہیں کہ تمام دنیا پر حکومت کا حق رکھتے ہیں عجیب بات ہے کہ نازیوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تقدیر نے یہودیوں کو مار پڑوائی جن کا اپنا نظریہ بھی یہی تھا۔ جب خدا بعض کے ذریعہ بعض کو سزا دلواتا ہے تو اس کے لئے باہم یکساں خصائل رکھنے والوں کو چنتا ہے۔ لوہا لوہے کو کاٹتا ہے، یہ ممکن نہیں ہے کہ لکڑی سے آپ لوہا کاٹ سکیں اس لئے جب ایک بد کو دوسرے بد سے سزا دلوانی ہو تو ان میں ایک ہی جیسی خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ سزا دہی کے لئے ایسی خصلتوں کے لوگ خدا اختیار فرماتا ہے جو دوسرے بد کے ہم پلہ ہوں یعنی جس طرح خدا کی تقدیر چاہے سزا دے بھی سکتے ہوں۔ اسی طرح مختلف ممالک میں نسلی امتیاز کے نتیجہ میں آئے دن لڑائیاں ہوتی ہیں اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوتا ہے۔ ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے، مغربی جرمنی میں کیا ہو رہا ہے؟ دیگر ممالک میں کیا ہو رہا ہے۔ ان سب جھگڑوں اور لڑائیوں کی بنیاد نسلی تفاخر کا تصور ہی ہے۔

اشتراکی دنیا دو نیم ہو چکی ہے۔ یورپین اشتراکیت اشتراکی نظریہ کے مطابق ہے اس سے ہم آہنگ ہے اس کے باوجود چین کی اشتراکیت اور روس کی اشتراکیت میں ایک نمایاں فرق پیدا ہو گیا ہے۔ چینی اشتراکیت روسی اشتراکیت کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اتنے شدید بنیادی اختلاف پیدا ہو چکے ہیں کہ ایک دوسرے کے دشمنوں کے وہ دوست بن سکتے ہیں لیکن آپس میں نظریہ کے اشتراک کے باوجود ایک دوسرے کے دوست نہیں بن سکتے۔ اس کے پس منظر میں بھی یہی نسلی امتیاز کا تصور کارفرما ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ روس اگرچہ دنیا میں اشتراکیت کا غلبہ چاہتا ہے لیکن زرد رنگ کی اشتراکیت کا غلبہ نہیں چاہتا بلکہ سفید فام اشتراکیت کا غلبہ چاہتا ہے اسی طرح جیسا کہ غالب نے کہا ہے۔

آئے وہ یاں خدا کرے، پر نہ کرے خدا کہ یوں

یعنی آئیں تو سہی لیکن اس طرح نہ آئیں کہ رقیب کے ساتھ آئیں۔ پس روس بھی زرد فام قوموں کے غلبہ کو۔ خواہ وہ اشتراکیت کے نام پر اشتراکیت کی وجہ سے ہو، کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتا۔ لہٰذا نظریات کی دنیا ہو یا سیاست کی عام دنیا ہو کسی پہلو سے آپ دیکھیں آج دنیا میں بڑے بڑے اختلافات جو نہایت ہی خوفناک جنگوں پر منتج ہو سکتے ہیں جو عالمگیر تباہیوں پر منتج ہو سکتے ہیں ان کی بنیاد نسلی افتخار کے تصور پر قائم ہے۔

پس (کلام الٰہی) نے فرمایا (-) کہ ایک قوم اپنے آپ کو دوسری قوم سے بڑا سمجھتے ہوئے اس کی تحقیر نہ کرے، اس کو اپنے سے ادنیٰ نہ جانے۔ اس کے معاً بعد (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ کوئی عورت کسی عورت کے اوپر تفاخر اختیار نہ کرے اور اس سے مذاق ان معنوں میں نہ کرے کہ اس کی تحقیر کر رہی ہو۔ قوموں کے مقابل پر عورتوں کے باہم ایک دوسرے کو دکھ دینے کا ذکر بظاہر یہ ایک بے جوڑ بات دکھائی دیتی ہے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ یہاں قومی تفاخر کا ذکر ہے عالمی حیثیت سے اور معاشرتی تفاخر کے ضمن میں عورت کو ایک نمائندہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ معاشرے میں ایک دوسرے پر بڑائی جتاتے ہوئے جتنی بھی برائیاں پھیلتی ہیں وہ زیادہ تر عورت کی طرف سے رونما ہوتی ہیں۔ عورت کا مزاج اس بات سے زیادہ قریب تر ہے کہ وہ دوسری عورتوں اور لڑکیوں پر اور دوسرے خاندانوں پر اپنی بڑائی خاندانی طور پر ظاہر کرے اور اپنے آپ کو بہتر سمجھے۔ بہت کم آپ کو مرد ایسے نظر آئیں گے جو خاندانی طور پر اپنی فوقیت جتانے کے نتیجہ میں کسی لڑائی کو پیدا کرنے والے ہیں۔ معاشرہ کی اکثر لڑائیاں عورتوں کے طعنوں کے نتیجہ میں ہوتی ہیں کہ تم کس خاندان کی ہو اور وہ کس خاندان کا ہے رشتے ڈھونڈتے وقت بھی یہ ساری باتیں چلتی ہیں اور اگر رشتہ ہو جائے تو پھر بھی مسلسل یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ تو جہاں برائی زیادہ شدت کے ساتھ پائی جاتی تھی اسے نمایاں کرنے کی خاطر خدا تعالیٰ نے معاشرہ کی برائی کا ذکر کرتے ہوئے عورت کو بطور مثال پیش فرمایا اور انہیں تنبیہ کی کہ دوسری عورتوں کے اوپر فوقیت نہ دکھایا کرو۔

ان دونوں جملوں کے ساتھ (ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اس میں خدا تعالیٰ قومی تفاخر کا ایک عظیم الشان راز بیان فرماتا ہے۔ جس طرح رات دن میں بدلتی ہے اور دن رات میں اسی طرح یہ قومی تفاخر بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ خیال غلط ہے کہ ایک قوم ہمیشہ کے لئے دوسری قوم پر ایسی فضیلت اختیار کر جائے کہ ان کے اندر ہمیشہ کے لئے ایک تفاخر کی وجہ پیدا ہو جائے۔ ذاتوں کے فخر بھی بدلتے رہتے ہیں۔ قوموں کے فخر بھی بدلتے رہتے ہیں۔ ان کے بدلنے کی رفتار اتنی آہستہ ہے کہ عموماً انسان اپنی زندگی میں ان کو محسوس نہیں کر سکتا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اگر وہ پیچھے مڑ کر دیکھے تو خود اپنے زمانے میں ہی ان تغیرات کو پیدا ہوتا ہوا محسوس کر سکتا ہے۔ آج سے چالیس سال سے پہلے یا پچاس سال پہلے ہندوستان میں ذات پات کی جس قدر تمیز پائی جاتی تھی آج اس کا عشر عشیر بھی باقی نہیں رہا۔ انگلستان میں جو نو آبادی کے تصورات سو سال پہلے پائے جاتے تھے ان کا سوواں حصہ بھی باقی نہیں۔ وہ قومیں وہ لوگ وہ پیشے جن کو بہت تحقیر سے دیکھا جاتا تھا آج وہ پیشے معزز بن گئے ہیں اور وہ قومیں معزز قومیں بن گئی ہیں پس (کلام الٰہی) جب یہ فرماتا ہے (ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں) تو مراد یہ ہے کہ یہ قدریں کوئی باقی رہنے والی قدریں نہیں ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے ایک نسل کو دوسری نسل پہ فوقیت دی ہوتی اور ایک قوم اور ذات کو دوسری قوم اور ذات پر فوقیت دی ہوتی۔ تو ان کی اس حیثیت کے تبدیل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اللہ کی بنائی ہوئی چیز، اللہ کی بنائی ہوئی تقدیر کو تو کوئی بدل نہیں سکتا۔ خدا کی سنت تو غیر محول اور غیر مبدل ہوتی ہے اسی لئے فرمایا ان کے جھوٹا ہونے کا اور ان کے بے معنی اور بے بنیاد ہونے کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیزیں بدل جائیں گی۔ آج وہ لوگ جو دوسروں پر فخر کر رہے ہیں عین ممکن ہے کہ کل وہی لوگ ان کو حقیر جان رہے ہوں اور تحقیر سے دیکھ رہے ہوں۔ تو یہ جو عالمی تغیرات ہیں جو رفتہ رفتہ رونما ہونے والے ہیں اور بعض دفعہ سینکڑوں سال میں بالکل نظریات کی کایا پلٹ دیتے ہیں ان تغیرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ باقی رہنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ فخر کی چیز تو وہی ہو سکتی ہے جو باقی رہنے والی ہو۔ یہ تو عارضی واقعات ہیں۔ عارضی طور پر رونما ہونے والے حوادث ہیں ان سے بڑھ کر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

(از خطبہ 19 ستمبر 1986ء)

ایک اچھی بات

انسان غیر اللہ سے بکلی منقطع ہو کر خدا تعالیٰ ہی کا ہو جائے تو وہ سب خطرات سے بچ جاتا ہے۔

جو شخص سچائی اختیار کرے گا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو۔ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا۔ یا شدت بھوک کے وقت ایک دانہ لقمہ سے سیر ہو جاوے گا۔ بالکل نہیں۔ بلکہ جب تک پورا سیر ہو کر پانی نہ پیئے یا کھانا نہ کھالے تسلی نہ ہوگی۔ اسی طرح پر جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو۔ پھر میں برکت دوں گا۔

صدق اور عاجزی کام آتی ہے۔ مگر یہ کسی کا اختیار نہیں ہے کہ کسی کو ہاتھ ڈال کر سیدھا کر دیوے۔ ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے بوستان میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دعا کرو کہ میں اچھا ہو جاؤں اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دعا کیا کام کرے گی جبکہ ہزاروں بے گناہ قیدی تیرے لئے بد دعا کرتے ہیں۔ اس نے یہ سن کر تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب عبداللہ خان صاحب

حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کی صاجزادی محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ (بیگم صاجزادہ مرزا منیر احمد صاحب) یہ عذر کرتے ہوئے کہ آپ نے کبھی کوئی مضمون نہیں لکھا۔ اور خدا کرے آپ اپنے جذبات و تاثرات کو صحیح طور پر اظہار کر سکیں 1948ء کے دل کے دورہ اور آخر تک علاج اور دعاؤں اور سیرۃ کے متعلق تحریر کرتی ہیں۔

میرے پیارے ابا جان کو 1948ء میں دل کا شدید دورہ پڑا۔ اس سے پہلے ابا جان کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی تھی۔ ایک دن پہلے ہی ابا جان امی جان کو راولپنڈی میری بہن ذکیہ بیگم (بیگم مرزا داؤد احمد صاحب) کے پاس چھوڑ کر آئے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد سے ابا جان ناظر اعلیٰ کے طور پر سلسلہ کا کام کر رہے تھے۔ ان دنوں کے پر مصائب حالات کی وجہ سے ابا جان کو بہت ہی زیادہ محنت اور جانفشانی سے کام کرنا پڑا۔ قادیان چھٹنے کا غم اور تمام احمدی مہاجرین کی خستہ حالت اور پریشانی کا دل پر دہرا اثر اور مزید بر آں دن رات کام ہی کام۔

راولپنڈی سے واپسی رات کو ہوئی۔ اور صبح کو ابا جان تیار ہو کر دفتر تشریف لے جا رہے تھے کہ گیٹ پر بے ہوش ہو کر گر گئے۔ پہریدار ابا جان کو اٹھا کر لائے۔ امی جان تو تھیں نہیں۔ اسی وقت حضرت بڑے ماموں جان (حضرت امام جماعت الثانی) حضرت اماں جان اور خالہ جان (حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) اور موجود تمام لوگ اکٹھے ہو گئے۔ ہمارے بھائی ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور ڈاکٹر کریم بخش صاحب نے (جو آجکل امریکہ میں ہارٹ سپیشلسٹ ہیں) ابا جان کی زندگی بچانے کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔ نبض ساقط ہو چکی تھی۔ اور بظاہر حالات زندگی کی کوئی امید نہ تھی۔ بظاہر تمام حالات سے مایوس ہو کر ڈاکٹر کریم بخش صاحب نے اسی حالت میں کورامین کا ایک ٹیکہ دل میں لگایا۔ یہ ٹیکہ بہت مشکل ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال تھا۔ وہ دل جو قریباً بند ہو چکا تھا۔ اس میں پھر دھڑکن پیدا ہو گئی۔ ساکن نبضیں پھر میرے رحیم کریم اور شافی خدا کے فضل و کرم سے آہستہ آہستہ لوٹنی شروع ہو گئیں۔

ابا جان بر آمدہ میں بے ہوش پڑے تھے۔ ڈاکٹر ان پر جھکے ہوئے اپنی سی کوششیں کر رہے تھے۔ ہم سب بہن بھائیوں کے دل غم اور اندیشوں سے دھڑک رہے تھے۔ یا اللہ! ہماری زندگی ابا جان کو دیدے۔ "یا اللہ! امی جان جلد پہنچ جائیں۔" ڈاکٹروں کے اترے ہوئے چہرے دیکھ کر دل غم اور مایوسیوں کے سمندر میں ڈوب رہے تھے۔ اور اس خیال سے ہی دل کے ٹکڑے ہو رہے تھے۔ کہ امی جان اتنی دور اس خبر کو کس طرح سنیں گی۔ اور ہر سانس کے ساتھ ابا جان کی زندگی اور امی جان کے لئے دعائیں تھیں۔ کہ وہ آپ کی زندگی میں پہنچ جائیں حضرت اماں جان گھبرا گھبرا کر ٹہل رہی تھیں۔ اور ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعائیں کر رہی تھیں۔

"یا اللہ! میرے عبداللہ خاں کو بچالے" اور حضرت بڑے ماموں جان (حضرت امام جماعت الثانی) بھی اس عرصہ میں بار بار ابا جان کے پاس آ رہے تھے۔ دعا بھی کر رہے تھے اور دوا بھی۔ اس وقت کی انتہائی رقت اور درد میں ڈوبی ہوئی دعائیں میرے خدا تعالیٰ نے سن لیں۔ اور وہ زندگی جو ڈاکٹروں کے نزدیک ختم ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں واپس کر دی۔ پھر اس کے بعد ایک ڈیڑھ سال کس قیامت کا گزرا۔ ابا جان زندہ تھے مگر ہر وقت موت کا دھڑکا تھا۔ ڈاکٹروں کے نزدیک یہ دل کا نہایت شدید دورہ تھا۔ اور کارڈیوگرام سے ظاہر تھا۔ کہ دل کے بہت بڑے حصہ کو بری طرح نقصان پہنچ چکا ہے لاہور کے تمام بڑے بڑے ڈاکٹروں کی متفقہ رائے تھی۔ کہ اس قسم کا دل کا دورہ ہم نے کتابوں میں تو پڑھا ہے۔ مگر اپنی زندگی میں دیکھا نہیں۔ اور پھر دل کے اس حملہ کے نتیجے میں جو جو بیماریاں متوقع ہو سکتی تھیں وہ سب میرے ابا جان پر آئیں۔ ہمیں بار بار ابا جان کی زندگی کی امید ہوتی تھی۔ اور پھر دوبارہ کسی بیماری کے نتیجہ میں حالت خطرناک ہو جاتی تھی۔ اس سارے عرصہ میں ہم سب کے دلوں سے دعائیں نکلتیں کہ اے قادر خدا! جب موت آ چکی تھی۔ تو نے اسے ٹال دیا۔ اب بھی تو محض اپنے فضل سے ابا جان کو اس نازک دور سے خیرو عافیت کے ساتھ نکال۔ بارہا ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ مگر میرے رحیم و کریم خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پیارے ابا جان کو موت کے منہ سے نکالا۔

گو ان دنوں میں ہم سب بہن بھائی بھی ہر وقت ابا جان کے پاس موجود ہوتے تھے۔ اور میری خالہ جان (نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) بھی ہر وقت ابا جان کے پاس ہی رہتی تھیں مگر باوجود اس کے جس جانفشانی اور محنت سے امی جان نے ابا جان کی خدمت کی۔ وہ ایک مثال ہے۔ ہر وقت ابا جان کے ہر کام کے لئے آمادہ۔ دن رات ابا جان کی نگہداشت۔ ہر کام ابا جان کا اپنے ہاتھ سے کرنا۔ دوپہر کا کھانا پڑا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ تین تین چار چار بج رہے ہیں۔ اور امی اسی طرح بھوکی کام میں مصروف ہیں۔ بڑی مشکل سے اور زور دینے سے کھڑے کھڑے دو چار نوالے منہ میں ڈالتیں۔ اور پھر ابا جان کی پٹی کے ساتھ لگ جاتیں۔ چار پانچ مہینے تو امی جان نے نیند بھی پوری نہیں لی۔ کبھی دس پندرہ منٹ کے لئے آنکھ جھپک جاتی۔ اور پھر آکر ابا جان کی پشت کو دبانے لگ جاتیں۔ رات کے گیارہ بارہ تو روزانہ ہی جاگتے میں بج جاتے تھے۔ پھر جب امی جان کو تسلی ہو جاتی۔ کہ ابا جان سو چکے ہیں تو ایک چھوٹا سا سٹول ابا جان کی چارپائی کے ساتھ ملا لیتیں۔ جو کہ اتنا پتلا اور لمبائی میں اتنا چھوٹا ہوتا تھا کہ اس پر امی تو کیا ایک دس سال کا بچہ بھی نہیں سو سکتا تھا۔ اور امی اس پر ٹیڑھی ہو کر اس حالت میں لیٹ جاتی تھیں کہ سر اور شانے ابا جان کے پلنگ کی پٹی پر اور ہاتھ ابا جان پر ہوتا۔ مبادا ابا جان تکان کی وجہ سے جاگیں۔ تو امی کی آنکھ نہ کھلے۔

وقت ہزاروں اندیشوں دھڑکنوں اور امیدوں کے درمیان رینگ رہا تھا۔ اور پھر ہم نے اپنے قادر خدا کی صفات کو پوری تجلیوں کے ساتھ دیکھا۔ اسے حی و قیوم پایا۔ میں اس پر صدقے' اس نے میرے مردہ باپ میں دوبارہ زندگی ڈال دی۔ وہ مجیب الدعوات ہے اس نے حضرت ماموں جان حضرت اماں جان اور امی جان ہم سب رفقاء کرام اور افراد جماعت کی عاجزانہ دعاؤں کو سن لیا۔ اس نے انتہائی مایوسیوں اور اندھیروں میں ہمارے دلوں کو حوصلہ دیا۔ اور خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ ابا جان کی خدمت کی ہمیں توفیق دی۔ ابا جان جو کہ ایک بچے سے بھی زیادہ بے بس ہو چکے تھے۔ حتیٰ کہ ان کو خفیف سی حرکت یا ہاتھ تک ہلانے کی اجازت نہیں تھی۔ انہوں نے رفتہ رفتہ اپنی زندگی میں قدم رکھنا شروع کیا۔ اور جب ابا جان نے پہلی دفعہ (کلام الہٰی) پڑھا۔ اپنی عینک استعمال کی۔ اپنے قلم سے دستخط کئے۔ اور جب ڈاکٹروں نے آپ کو سہاروں سے بٹھایا۔ اور قریباً ایک سال کے بعد سہارا دے کر کھڑا کیا۔ اس ہر ایک مرحلہ پر امی جان نے اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے کے نفل پڑھے گو آخر وقت تک ابا جان کو زیادہ چلنے پھرنے کی ممانعت تھی۔ مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ابا جان نے معذوری سے وقت نہیں گزارا۔ اپنے روزمرہ کے معمولات کو خود سرانجام دیتے اور تھوڑا تھوڑا پھر لیتے تھے۔ اور موٹر میں تو جہاں بھی ان کا دل چاہتا روزانہ تشریف لے جاتے ان تیرہ سالوں میں گو بار بار آپ کو کئی بیماریوں کے حملے ہوئے اور بسا اوقات حالت مخدوش ہو جاتی رہی۔ مگر ہر دفعہ اللہ تعالیٰ فضل فرماتا۔ اور درمیان کے دو چار سال تو آپ کی صحت بفضلہ تعالیٰ کافی اچھی رہی۔ آپ کی زندگی ہمارے لئے ایک معجزہ تھا۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ غیروں کے لئے بھی۔ حتیٰ کہ ابا جان کے غیر احمدی معالج ڈاکٹر حیرت سے کہتے تھے۔ کہ ہمیں ان کے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ یہ تو ایک معجزہ ہے۔

(اپنی ایک بیٹی کی نظر میں)

تعارف کتب

آوازِ دوست

مولانا عبدالباسط شاہد

سرکاری ملازمت میں نیک نامی اور ادبی حلقوں میں اچھی شہرت کم کم خوش نصیبوں کے حصہ میں آتی ہے۔ تاہم آواز دوست کے مصنف مختار مسعود نے ان سے حصہ وافر پایا۔ کوئی بیس سال قبل جب ان کی زیر نظر کتاب شائع ہوئی تو اسے بہت شہرت حاصل ہوئی اور ایسی مقبولیت حاصل ہوئی جو بہت کم کتابوں کو ملتی ہے۔

آواز دوست میں سے تین اقتباس بلا تبصرہ پیش خدمت ہیں۔ اس سے کتاب کے انداز اور مصنف کے رجحان کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے۔

ظفر علی خان کا زمیندار اخبار میں نے بہت کم پڑھا ہے۔ جب اس کا شہرہ تھا میں اس وقت اتنی مسافت پر رہتا تھا کہ یہ اخبار وہاں دوسرے یا تیسرے روز پہنچتا تھا۔ روزے آپ قضا کر سکتے ہیں مگر روزنامے کی قضا کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور ہو بھی تو کیونکر ہو جب روزنامہ پہلے دن اخبار کہلاتا ہے اور دوسرے دن سے ردی شمار ہوتا ہے۔ ہمارا واسطہ البتہ برسوں ایسے اخبارات سے بھی رہا جو روز اشاعت سے ہی دوسرے دن کا اخبار معلوم ہوتے ہیں کچھ یہی حال اس وقت زمیندار کا ہو چکا تھا جب میں اسے روز کے روز پڑھنے لگا۔ یہ بات قیام پاکستان کے ابتدائی ایام کی ہے جو زمیندار کے آخری ایام تھے۔ کتابت ناقص اور اخبار بدزیب تھا مصلحت کا یہ عالم تھا کہ اخبار کا مسلک ہر روز تبدیل ہو جاتا اور جس کسی سے دام ملنے کی امید نظر آتی اخبار اس کا بندہ بے دام بن جاتا۔ خبروں کی صحت کا یہ کمال تھا کہ ایک دن کسی کا جنازہ نکال دیتے اور اگلے روز اسی کے حق میں مسیحائی فرما دیتے ..... ایک رات میں زمیندار کے دفتر میں داخل ہوا۔ مجھے ایک خبر کی تفصیل درکار تھی جس کا ریڈیو پر اعلان ہو چکا تھا۔ دفتر کی حالت دیکھ کر دکھ ہوا ان دنوں دفاتر کے بارہ میں میرا علم اور تجربہ بڑا محدود تھا میں نے دہلی میں وائسرائے کا دفتر اور کلکتے میں اخبار سٹیٹسمین کا دفتر باہر سے دیکھ رکھا تھا۔ اب جو اردو کے مشہور روزنامے کے دفتر میں داخل ہوا تو حیران رہ گیا۔ ایک کمرے میں مدہم سا بلب جل رہا تھا اور ایک کاتب اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک لکڑی کا تخت اور دو چار کرسیاں خالی پڑی تھیں۔ درو دیوار پر حسرت برستی تھی۔ اگلے کمرے کی حالت بھی ایسی تھی۔ میز اور ڈیسک کچھ ایسے بے ترتیب اور خاک سے اٹے ہوئے تھے جیسے مدت سے ان کے استعمال کی نوبت ہی نہ آئی ہو۔ کمرے کے وسط میں دو آدمی کھڑے باتیں کر رہے تھے میں نے کام بتایا جواب ملا کہ اس وقت دفتر میں کوئی نہیں ویسے وہ فہرست جو آپ کو درکار ہے وہ ہمارے دفتر میں ابھی تک نہیں پہنچی۔ جب میں واپس مڑا تو وہ دونوں بھی کمرے کی بتی بند کر کے باہر نکل آئے۔ اس واقعہ کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ زمیندار کا چراغ گل ہو گیا۔ زمیندار اخبار کا بڑا سا بورڈ اتار کر دفتر کی پیشانی پر زمیندار ہوٹل کا بورڈ لگا دیا گیا۔ میں نے پہلی بار نیا بورڈ دیکھا تو مجھے زمیندار اخبار کے ادارتی عملے کے بہت سے نام یاد آنے لگے۔ علامہ نیاز فتحپوری۔ مولوی وحید سلیم پانی پتی۔ غلام رسول مہر۔ عبدالمجید سالک۔ عبداللہ العمادی۔ چراغ حسن حسرت۔ ان لوگوں کی جگہ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت بر وفات مکرم و محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان

اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان مکرم و محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب 29 جنوری 1926ء کو ضلع ساہیوال کے گاؤں سنتوکھ داس میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد چوہدری محمد حسین صاحب کو آپ کی پیدائش سے قبل بیٹا عطا کیے جانے کی خوشخبری دی جاچکی تھی اور خواب میں ہی اس بیٹے کا نام "عبد السلام" رکھا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپکو غیر معمولی ذہانت عطا فرمائی۔ آپ براہ راست چوتھی کلاس میں داخل ہوئے اور 1938ء میں مڈل کے امتحان میں ضلع جھنگ میں اول رہے۔ امامت ثانیہ کے 25 سال پورے ہونے کی خصوصی تقریب کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے میٹرک ایف اے بی اے اور ایم اے میں اول آنے والے بچوں کے لئے سلور جوبلی فنڈ سے وظائف کا اعلان فرمایا تو آپ کے والد محترم نے شام کے وقت حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر بڑے اعتماد کے ساتھ یہ عرض کیا کہ عبد السلام اللہ نے چاہا تو یہ سب وظائف حاصل کرے گا۔ 1949ء میں پروفیسر عبد السلام صاحب کے نکاح کے خطبہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

"ہر باپ اپنے بیٹے کی تعریف کرتا ہے۔ عزیز (عبد السلام) کے والد نے بھی ایسی ہی توقعات کا اظہار کیا تھا۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں عزیز عبد السلام نے سب کو پورا کرنے کی توفیق پائی"۔

آپ میٹرک سے ایم اے ریاضی تک یونیورسٹی میں نہ صرف اول آتے رہے بلکہ یونیورسٹی میں آپ نے نئے ریکارڈ قائم کیے کیمبرج یونیورسٹی سے آپ نے ریاضی اور فزکس میں بی اے آنرز کیا اور پھر پی ایچ ڈی فزکس کے مقالہ کے سلسلہ میں ایٹمی ذرات پر تحقیق کا آغاز کیا۔ 1950ء میں آپکی کامیاب تحقیق پر آپ کو کیمبرج یونیورسٹی نے سمتھ انعام دیا اور آپ کا یہ مقالہ امریکہ کے مشہور سائنسدان ڈائسن کو پڑتال کے لئے بھجوایا گیا۔ وہ خود اس مسئلہ کو حل کرنے میں ناکام ہو چکا تھا۔ اس نے آپ کو پی ایچ ڈی کا دوسرا سال گزارنے کے لئے پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ بلوالیا جہاں آپکو اس صدی کے عظیم سائنسدان آئن سٹائن کے ساتھ کام کرنے کا موقع بھی ملا۔ گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کچھ عرصہ شعبہ ریاضی میں بطور صدر شعبہ کام کرنے کے بعد آپ انگلستان منتقل ہو گئے۔ اور وہاں کیمبرج میں گریجوایٹ اور پی ایچ ڈی کلاسز کی نگرانی پر مامور ہوئے۔

اپنی خداداد ذہانت اور انتھک محنت کی بناء پر اپنے تحقیقاتی کام کو اس طور پر آگے بڑھایا اور اتنی تیزی سے نئے نظریات دنیا کے سامنے پیش کئے کہ چند ہی سالوں میں آپ دنیا کے عظیم سائنسدان کے طور پر ساری دنیا میں معروف ہو گئے اور آپکی قابلیت اور عظمت کے اعتراف میں بے شمار میڈل انعامات اور اعزازات سے آپکو نوازا گیا۔ حتیٰ کہ 1979ء میں دنیا کا سب سے بڑا انعام "نوبل انعام" بھی آپکو دیا گیا۔ نوبل انعام ملنے پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے آپ کو مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا۔

"احمدیت اور تمام پاکستانیوں کو آپ پر فخر ہے کہ وہ پہلا (-) سائنسدان اور پاکستانی جسکو یہ انعام ملا وہ ایک احمدی ہے"۔

خداتعالیٰ کی عطا کردہ بے پناہ صلاحیتوں کے مالک اس یگانہ روزگار توحید پرست انسان نے اپنی جس تحقیق پر نوبل انعام حاصل کیا وہ تحقیق اور آپکا وہ نظریہ سائنس کی دنیا کو خداتعالیٰ کی توحید اور اس کی وحدانیت کے مزید قریب کرنے والا ایک قدم ہے۔

آپ ایک فرد نہیں بلکہ اپنی ذات میں آپ ایک ادارہ تھے۔ ایک ایسا علمی ادارہ جو ہمیشہ انسانیت کی خدمت میں شب و روز مصروف رہا۔ وہ سائنسی علوم کی دنیا میں نہ صرف خود آگے بڑھے بلکہ اپنے اٹلی میں قائم کئے گئے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ذریعہ تیسری دنیا کے ہزاروں سائنسدانوں کے آگے بڑھنے کا ذریعہ بنے۔ ساری دنیا میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً سائنسی علوم کے فروغ کے لئے آپکی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انعامات میں ملنے والی خطیر رقم کا معتدبہ حصہ آپ نے فروغ علم کے لئے وقف کر دیا۔ اور آپ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت پاکستان نے آپکو ستارہ پاکستان - نشان پاکستان اور پرائڈ آف پرفارمنس کے اعزازات پیش کئے۔

مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے انتہائی منکسر المزاج اور امامت احمدیہ سے آپکو والہانہ محبت و عقیدت اور گہری وابستگی تھی حضرت امام جماعت الرابع نے آپکی وفات پر آپکا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگرچہ وہ اتنے بڑے انسان تھے اور خود بتایا کرتے تھے کہ فلاں ملک کا سربراہ مجھ سے یوں ادب و احترام سے ملتا ہے اور فلاں ملک کا سربراہ یوں ملتا ہے لیکن اس کے باوجود آپ میں کسی قسم کے غرور یا تکبر کا شائبہ بھی نہیں تھا۔ وہ اپنے تمام تر مقام کے باوجود امامت سے گہرا اطاعت اور عاجزی کا تعلق رکھتے تھے کہ میں حیران ہو جاتا تھا"۔ درحقیقت آپ ان یگانہ روزگار اور عبقری وجودوں میں سے تھے جو صدیوں بعد دنیا میں آتے ہیں آپکی وفات سے احمدیت اپنے ایک قابل فخر سپوت سے اور پاکستان اپنے ایک عظیم محسن سے اور دنیا ایک عظیم سائنسدان سے محروم ہو گئی ہے۔

ہم اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات پر حضرت امام جماعت الرابع سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنے قرب خاص سے نوازے اور آپکے درجات کو بلند فرمائے اور جماعت کو ہزاروں عبد السلام عطا فرمائے۔

اس موقع پر ہم مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی بیگمات آپکے بیٹے اور بیٹیوں نیز آپکے بہن بھائیوں اور دیگر پسماندگان سے بھی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور ڈاکٹر صاحب کی خوبیوں کا انہیں وارث بنائے آمین۔

بقیہ صفحہ 4

اب ہوٹل کے بیروں اور خانساموں نے لے لی تھی۔ شاید یہ کوئی ایسا غیر متوقع سانحہ بھی نہ تھا کیونکہ مولانا ظفر علی خاں کی جگہ بھی تو آخر مولانا اختر علی خاں کے حصہ میں آئی تھی۔ وقت کا سیلاب کسی نسل کے لئے تھم جاتا ہے اور کسی کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتا ہے۔

مولانا ظفر علی خاں کو میں نے آخری بار مری میں دیکھا تھا کمشنر ہاؤس کے نزدیک ایک پھاٹک پر ان کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی بوڑھے اور علیل ظفر علی خاں کا بس نام ہی رہ گیا تھا۔ کام ان کا پورا ہو چکا تھا اور اس کے تمام ہونے میں زیادہ دیر نہ تھی میں جب بھی ان کے گھر کے سامنے سے گزرا تو پھاٹک سے ڈھلوان پر نیچے اترتی ہوئی پہاڑی پگڈنڈی کو ہمیشہ گھورتا کہ شاید ظفر علی خاں نظر آجائیں۔ ایک دن وہ نظر آگئے۔ رکشا پر بیٹھے ہوئے تھے جسے دو قلی آگے ہانک رہے تھے اور دو پیچھے سے تھامے ہوئے تھے۔ مولانا نحیف و نزار تھے۔ نظر کمزور۔ سماعت ثقیل زبان خاموش۔ سر ہلتا تھا اور آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔ جوانی میں میانہ قامت ہوا کرتے تھے اب بڑھاپے میں پستہ قامت نظر آئے۔ رکشا کے قلی بے خبر تھے کہ ان کی سواری کو مولانا حالی نے نازش قوم اور فخر اقران کہا تھا اور ایک قصیدے میں اسے شیر دل اے ظفر علی خاں کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ رکشا تیزی سے ڈھلوان پر اتر گیا اور میں آہستہ آہستہ چڑھائی کی طرف روانہ ہوا۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے اپنی عقیدت و محبت اور ان کی خطابت کو اپنے مخصوص رنگ میں خراج تحسین پیش کرنے کے بعد شاہ جی سے ایک ملاقات کی تفصیل تحریر کی ہے اسکا آخری حصہ درج ذیل ہے۔

"میں نے شاہ جی سے جو سوال کئے وہ سب سودوزیاں کے بارہ میں تھے پہلا سوال یہ تھا کہ گزشتہ چالیس برس میں جو آپ کی عوامی زندگی پر محیط ہیں آپ نے برعظیم کے مسلمانوں کو اسلام کے قریب آتے ہوئے دیکھا ہے یا دور جاتے ہوئے پایا ہے۔ جواب ملا کہ مسلمانوں میں دو طبقے پہلے بھی تھے اور اب بھی ہیں ایک مذہب سے قریب دوسرا اس سے کچھ دور۔ ان دونوں طبقوں کا درمیانی فاصلہ اس چالیس سال میں بہت بڑھ گیا ہے یہی نہیں بلکہ جو لوگ مذہب سے بے گانہ ہیں ان کی تعداد اور قوت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

میں نے دوسرا سوال پوچھا۔ برصغیر کی گزشتہ چالیس سال کی تاریخ میں زندگی کے کتنے ہی شعبوں میں ایسے نامور مسلمان ایک ہی وقت میں جمع ہو گئے جس کی مثال نہیں ملتی۔ اگر ان سب کی موجودگی میں اسلام سے بے گانہ ہو جانے والوں کی تعداد اور قوت میں اضافہ ہوا ہے تو اس کے مستقبل کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس کے مسائل آپ کے عہد سے زیادہ الجھے ہوئے اور رہنما آپ کے معیار سے کم مایہ ہوں گے۔ کیا یہ بات قابل افسوس نہیں کہ جو ملی سرمایہ آپ کو اسلاف سے ملا تھا اس سے آپ کا ترکہ کم تر ہو گا۔ شاہ جی نے فرمایا کہ ہمیں اپنے مقصد میں اسلئے کامیابی نہ ہو سکی کہ دو سو برس کے عرصہ میں فرنگی کی تعلیم اور تہذیب نے اپنا پورا تسلط جما لیا تھا۔ آسودہ حال لوگ علی گڑھ کی طرف چلے گئے اور ناکارہ آدمی دینی مدارس کے حصے میں آئے۔ جنگ آزادی کی ہماہمی میں سیاست دین پر اور منافقت دنیا پر غالب آئی۔ ساری توجہ اور توانائی نئی تعلیم اور نئی سیاست کی نذر ہو گئی جو لوگ باقی رہے ان میں سے کچھ ہندو تمدن کے زیر اثر رہ کر گمراہ ہو گئے۔ صرف بچے کھچے اور لٹے پٹے لوگ ہی دین کے قافلہ میں شامل ہوئے۔ ہمارا سرمایہ خوب تھا مگر نسل ناخوب تھی۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ آبائی ورثہ بھی کھویا۔ اپنی کمائی بھی گنوائی اور مستقبل کو بھی مخدوش بنا دیا۔

میں نے آخری سوال کی اجازت چاہی اور اسے دو طرح سے پوچھا۔ ایک شکل یہ تھی کہ اگر قیامت کے دن آپ سے پوچھا گیا کہ اے وہ شخص جسے بیان و کلام میں چالیس کروڑ افراد پر فوقیت دی گئی تھی اس خطابت کا حساب پیش کرو تو آپ ناکام تحریکوں کے علاوہ اور کیا پیش کریں گے۔ اس سوال کی دوسری شکل یہ تھی کہ آپ نے اپنی جدوجہد کا انجام دیکھ لیا اب اگر زمانہ چالیس برس پیچھے لوٹ جائے تو آپ اپنی خطابت اور طلاقت کا دوبارہ وہی استعمال کریں گے یا آپ کی زندگی بالکل نئی ہو گی۔ شاہ جی یکایک خاموش ہو گئے۔ ان کی خاموشی میں آزردگی بھی شامل تھی۔ میں نے موضوع بدل دیا اور اپنی آٹو گراف البم ان کے سامنے کر دی۔ شاہ جی نے اسے پہلو پر رکھا اور لکھا۔

وہ اٹھتا ہوا اک دھواں اول اول
وہ بجھتی سی چنگاریاں آخر آخر
قیامت کا طوفان صحرا میں اول
غبار رہِ کارواں آخر آخر
چمن میں عنادل کا مسجود اول
گیاہِ رہِ گلرخاں آخر آخر

ہماری ساری کوشش اور تگ و دو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں ہونی چاہئے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران کی سفارتی پیش قدمی

ایک طرف امریکہ پورا زور لگا رہا ہے کہ ایران کو دہشت گردی کے الزامات لگا کر دنیا سے کاٹ کر رکھ دیا جائے۔ دوسری طرف ایران کامیابی کے ساتھ اپنی سفارتی پیش قدمی میں مصروف ہے۔ جیسا کہ چند دن قبل کی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ ایران نے ترکی کے ساتھ معاہدے کر لئے جو ایران کی ایک اہم سفارتی کامیابی تھی۔

اب ایران کو ایک اور کامیابی یہ حاصل ہوئی ہے کہ روس نے اعلان کیا ہے کہ ایران سے ایٹمی تعاون جاری رہے گا۔ تہران ریڈیو نے بتایا ہے کہ روس کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ ایٹمی تعاون کے مسئلے پر کوئی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔

ایران کی سفارتی پیش قدمی کا ایک اور اظہار اس طرح سے ہوا ہے کہ ایران کے نائب وزیر خارجہ اسلام حسین نے گزشتہ روز کہا کہ ایران سعودی عرب کے ساتھ قریبی اور مضبوط تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایران اور سعودی عرب دونوں بڑے اسلامی ممالک ہیں۔ ان دونوں ملکوں کے درمیان قریبی تعاون سے خلیج فارس کے علاقے میں امن واستحکام پیدا ہو گا۔

اگر سعودی عرب کی طرف سے بھی اس بیان کا مثبت جواب ملا تو یہ امریکہ کی ایک بڑی سفارتی ناکامی ہو گی۔ مشرق وسطی میں سعودی عرب اور ایران کے درمیان آپس کے تعلقات چند سال قبل اس وقت شدید خراب ہو گئے جب ایران کے حاجیوں نے سعودی شہنشاہیت کے خلاف نعرے لگائے۔ اور افراد کے درمیان لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ سعودی پولیس نے ایرانی حاجیوں کو خاموش کیا۔ سعودی عرب کے ایران کے حاجیوں سے اس سلوک سے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات میں سرد مہری داخل ہو گئی۔ اب سعودی عرب کی طرف ایران نے دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا ہے وہ اس کی سفارتی پیش قدمیوں کا حصہ ہے۔ ان پیش قدمیوں میں فی الحال ایران کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

OOO

اسرائیلی صدر کا دورہ بھارت

اسرائیل کے صدر مسٹر وائز مین بھارت کے دورے پر آرہے ہیں۔ ان کا یہ دورہ بھارت اور اسرائیل کے درمیان دوستی اور باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے کی کوششوں کا حصہ ہے۔ بھارت کے ساتھ اسرائیل کے تعلقات ماضی میں بھی اچھے رہے ہیں اگرچہ بھارت نے عرب ملکوں کے ڈر سے ان تعلقات کو کھل کر واضح نہیں کیا تھا۔ بھارت کی سفارتی حیثیت کی مضبوطی اس امر سے عیاں ہے کہ عرب ملکوں میں ایک لمبے عرصے تک پاکستان کے مقابلے میں بھارت کو اہمیت دی جاتی رہی۔ پاکستان کی طرف سے بار بار عربوں کو کہا گیا کہ بھارت اور اسرائیل کے باہمی تعلقات ہیں لیکن عرب ممالک اسے قبول نہیں کرتے رہے۔

اب جبکہ عرب ملکوں نے اسرائیل کے ساتھ دوستی اور امن کا دور شروع کیا ہے تو اس وقت بھارت کھل کر سامنے آگیا اور اسرائیل کے ساتھ منصوبوں میں واضح طور پر شریک ہو گیا۔

اسرائیلی صدر کے حالیہ دورے کو انتہائی اہم قرار دیا جارہا ہے۔ یہ دورہ اتوار سے شروع ہو رہا ہے۔ اسرائیلی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ یہ دورہ خطہ پر انتہائی اہم اثرات مرتب کرے گا۔ اس دورے کے دوران دونوں دوست ممالک کے درمیان کئی منصوبوں پر دستخط ہونے کا امکان ہے۔ اس دورے کی اہمیت اس بات سے عیاں ہے کہ اسرائیلی صدر کے ساتھ اسرائیل کے اہم صنعتکار بھی آرہے ہیں۔

OOO

انڈونیشیا میں مذہبی فسادات

انڈونیشیا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا مسلمان ملک ہے اس لحاظ سے انڈونیشیا میں عیسائیوں کے خلاف فسادات عالم اسلام کے لئے شرمندگی کا باعث ہیں۔

انڈونیشیا کے ایک قصبے میں احتجاج کرنے والے مسلمان مظاہرین نے گزشتہ روز متعدد گرجا گھروں دکانوں اور کاروں کو نذر آتش کر دیا۔

وائس آف امریکہ کے مطابق یہ فسادات جمعرات کے روز جکارتہ سے دو سو کلو میٹر دور جنوب مشرق میں جاوہ نامی قصبے میں ہوئے۔ ان بلووں کا آغاز اس رپورٹ کے شائع ہونے پر ہوا جس میں بتایا گیا تھا کہ پولیس نے تین مقامی مسلمان رہنماؤں کو زدوکوب کیا ہے عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ اس تشدد کے نتیجے میں متعدد کاروباری اداروں، عمارتوں اور لوگوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

OOO

بلغراد میں اپوزیشن کی ریلی

یوگوسلاویہ کے دارالحکومت بلغراد میں گزشتہ کئی ہفتوں سے حکومت کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ صدر سلوبوڈان میلازچ کے خلاف اپوزیشن کی ایک ریلی فسادات کی نذر ہو گئی۔ اور تشدد کے نتیجے میں کئی افراد زخمی ہو گئے۔ دریں اثناء مونٹی نیگرو کے صدر مومر بولانوک نے سربیا کے صدر سلویوڈان میلازچ پر زور دیا ہے کہ وہ یوگوسلاویہ کے موجودہ سیاسی اور بحران کو آئینی طریقے پر حل کریں۔ یاد رہے کہ مونٹی نیگرو یوگوسلاویہ کی فیڈریشن کا ایک رکن ہے۔ جرمنی اور امریکہ نے بھی سربیا کے صدر کو تنبیہ کی ہے کہ وہ تشدد سے گریز کریں اور عوامی مطالبات کو تسلیم کریں۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن

انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 2- جنوری 1997ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔

1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔

2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔

3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس 97-1-1 از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔

4-00 عربی زبان سیکھئے۔

4-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(دوبارہ)۔

6-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔

7-00 درثمین حصہ 23۔(دوبارہ)۔

7-30 کینیڈین ڈسک۔ تقریر۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب از عبد الہادی صاحب۔

8-00 صبح۔ اردو کلاس(دوبارہ)۔

9-00 عربی زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔

9-30 عربی پروگرام نظم۔ قصیدہ۔

10-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-2

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(دوبارہ)۔

12-00 دوپہر۔ سواحیلی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل۔ المائدہ۔

1-45 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔

2-50 اردو کلاس(دوبارہ)۔

3-50 بنگالی پروگرام۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔

6-00 چینی پروگرام۔(-)اصول کی فلاسفی۔

7-00 رات۔ نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-2

8-00 کوئز پروگرام۔ نصرت جہاں اکیڈمی بمقابلہ یونیق سکالرز اکیڈمی۔

8-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(حصہ اول)۔

9-00 لقاء مع العرب(دوبارہ)۔

10-00 بنگلہ پروگرام۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔

جمعہ۔3۔جنوری 1997ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔

1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔

2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ۔

3-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-2 (دوبارہ)۔

4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر۔

6-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔

7-00 کوئز پروگرام۔ نصرت جہاں اکیڈمی بمقابلہ یونیق سکول۔

7-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ حصہ اول (دوبارہ)۔

8-00 صبح۔ اردو کلاس۔(دوبارہ)۔

9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔

10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-2 (دوبارہ)۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔

12-00 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔

1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ(دوبارہ)۔

2-00 لقاء مع العرب(دوبارہ)۔

3-00 اردو کلاس۔(دوبارہ)۔

3-30 بنگلہ پروگرام۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

5-30 درود شریف اور نظم۔

6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-3 بیت الفضل لندن۔ یو۔کے۔

7-15 رات۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-1-3۔

8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ بیت بازی لجنہ اماء اللہ۔

9-00 لقاء مع العرب۔(نیا)۔

10-00 سواحیلی پروگرام۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(نیا)۔

ہفتہ 4۔جنوری 1997ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔

1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔

2-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق۔

2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔(دوبارہ)۔

4-00 خطبہ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-3 بیت الفضل لندن یو۔کے۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(دوبارہ)۔

6-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔

7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ بیت بازی لجنہ اماء اللہ(دوبارہ)۔

8-00 صبح۔ اردو کلاس(دوبارہ)۔

9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر از مولانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اعظم اکسیر۔

10-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔

12-00 دوپہر۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو۔ کے۔ 97-1-3 (دوبارہ)۔

1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق

1-45 لقاء مع العرب۔

2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

5-30 چینی زبان سیکھئے۔

6-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔ ڈینش احمدیوں کے ساتھ بیت نصرت جہاں ڈنمارک 90-11-27

7-30 (رات) بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ 97-1-4۔

8-30 ہمارے دوستوں سے ملئے۔

9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔

10-00 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔

اتوار۔5۔جنوری 1997ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔

1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔

2-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔

3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 97-1-4 (دوبارہ)۔

4-00 چینی زبان سیکھئے۔

4-30 حکایات شیریں۔(نیا)۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر (دوبارہ)۔

6-00 لقاء مع العرب۔

7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔(دوبارہ)۔

8-00 صبح۔اردو کلاس۔(دوبارہ)۔

9-00 چینی زبان سیکھئے۔

9-30 حکایات شیریں۔

10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 97-1-4 (دوبارہ)۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر (دوبارہ)۔

12-00 دوپہر۔ سرائیکی پروگرام۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔ 95-4-27

1-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔

1-45 لقاء مع العرب۔

2-50 اردو کلاس۔(دوبارہ)۔

3-50 بنگلہ پروگرام۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

5-30 چینی زبان سیکھئے۔

6-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ سویڈن کے مہمانوں کے ساتھ سویڈن میں 96-12-4

7-30 رات۔ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 97-1-5

8-30 اراؤنڈ دی گلوب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا انگلستان کا دورہ۔ (1978)

9-00 لقاء مع العرب۔

10-00 البانین پروگرام۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔ نظم مقابلہ ناصرات الاحمدیہ۔

بقیہ صفحہ 1

میں برکت پڑے گی اور طاقت نصیب ہوگی۔ اور بات بات میں فرق ہوتا ہے۔ صرف چالاکی اور لفاظی کا فرق نہیں بلکہ سچائی کے وزن کا فرق ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کو دنیا سمجھے نہ سمجھے لیکن تسلیم کئے بغیر رہ نہیں سکتی۔

ایک سچے آدمی کی بات میں جو وزن ہے اس کے ساتھ ایک جھوٹے چالاک آدمی کی بات کا موازنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بڑے بڑے آپ نے دیکھے ہوں گے بڑی لفاظیاں کرنے والے' مجلسیں لگانے اور سجانے والے ان کی باتوں کا کوئی بھی اثر نہیں۔ نہ ان کے اوپر نہ دوسرں پر۔ جیسے جیسے لطیفے چھوڑ جائیں گے لوگ ان پر ہنسیں گے۔ کوئی ایسا بے وقوف ہے وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے اور ایسے ریڈیو پر بھی بڑے آتے ہیں بیان کرنے والے لیکن اپنا کردار دیکھو تو ان باتوں سے کوئی بھی متاثر نہیں ہوا۔ نہ ان کی باتیں سن کر کسی میں نیکی پیدا ہوتی ہے۔ پروگرام پنجابی کے بھی ہیں' اردو کے بھی ہیں۔ ایسے بڑے بڑے لفاظ آتے ہیں اور پاکستان میں بڑے وہ ہر دلعزیز پروگرام ہیں لیکن ان پروگراموں کو دیکھ کر ایک بھی آدمی صالح کبھی نہیں بنا۔ لیکن ایک آدمی جو خدا والا ہو وہ چھوٹی سی بات کرتا ہے اس کی بات میں وزن پیدا ہوتا ہے اس میں ایک تبدیلی پیدا کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔

(از خطبہ 18۔ اکتوبر 1996ء)

ربوہ میں اجتماعی وقار عمل

○ مورخہ 3۔ جنوری 1997ء بروز جمعہ ربوہ میں صدر عمومی کے زیر انتظام صبح 8 تا 9 بجے اجتماعی وقار عمل ہو گا۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اپنے گھروں کے سامنے سڑک یا گلی کو صاف کریں محلے کی بیوت میں صفائی کے لئے صدر صاحب محلہ ڈیوٹی لگائیں۔ خواتین اور بچیاں اس روز اپنے اپنے گھروں میں خصوصی صفائی کا اہتمام کریں۔ بہترین کارکردگی دکھانے والے اور صفائی کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے والے محلے کو رننگ ٹرافی دی جائے گی۔

(صدر عمومی)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ظفراللہ صاحب دفتر جائیداد (موصیان) کے والد محترم میاں عطاء اللہ صاحب دارالرحمت ربوہ ہفتہ عشرہ سے بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم منیر ذوالفقار چوہدری صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد فارم ضلع عمرکوٹ سندھ کو گذشتہ ماہ کوچ کے ایک شدید حادثہ میں سخت چوٹ آئی جس کے باعث ریڑھ کی ہڈی فریکچر ہو گئی تھی۔ تاحال اٹھنے اور چلنے کے پھرنے میں کافی مشکل ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ خداتعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرب غیرت صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر مال مورخہ 22- دسمبر 1996ء کو دارالفضل ربوہ میں انتقال فرماگئے۔ آپ کی عمر 86 سال تھی۔ آپ کا جنازہ مورخہ 23- دسمبر 1996ء کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم پیر نصیر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم احمد دین صاحب سابق کارکن تحریک جدید مورخہ 23- دسمبر 96ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضائے الٰہی بعمر قریباً 85 سال وفات پاگئیں۔ آپ کا جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھایا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور دعا مکرم ملک محمد رفیق صاحب صدر محلہ دارالصدر غربی نے کروائی۔ آپ مکرم عبدالرفیق آصف سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ کی والدہ تھیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی بلندی درجات اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

○ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب سابق امیر جماعت 98 شمالی ضلع سرگودھا 96-12-6 شام 10 بجے وفات پاگئے ہیں اگلے روز بعد ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی مکرم محمد عقیل صاحب استاد معلمین کلاس وقف جدید نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

نکاح

○ مکرم عامر انیس صاحب ابن مکرم چوہدری انیس احمد صاحب امیر ضلع منڈی بہاؤالدین کا نکاح عزیزہ رملہ سکندر بنت مکرم سکندر محمود چوہدری صاحب آف A-290 کیولری گراؤنڈ لاہور سے مورخہ 6 دسمبر 1996ء بروز جمعہ قبل از خطبہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا احباب جماعت سے رشتہ کے ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

کلاس معلمین وقف جدید کا انٹرویو

○ ایسے نوجوان جنہوں نے کلاس معلمین وقف جدید کے لئے درخواستیں دی تھیں۔ ان کا انٹرویو 6 جنوری 97ء بروز سوموار بوقت نو بجے صبح دفتر وقف جدید ربوہ میں ہو گا۔

معلمین کلاس کے لئے 31 دسمبر 96ء تک درخواستیں دی جاسکتی ہیں۔

نوٹ اصل سندات اور شناختی کارڈ اور اپنا قلم ہمراہ لائیں آمدورفت کا خرچ خود برداشت کرنا ہو گا۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

واقفین نسلوں کی نگہداشت اور پرورش کریں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

"اگر ہم سب اپنی آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش کریں ان کو بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہو گا کہ جسے وہ ہمیشہ جذبہ تشکر اور دعاؤں کے ساتھ یاد کریں گے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے

ضروری گزارش

○ گزشتہ سال کی نسبت مناسب اضافہ کے ساتھ وعدہ جات تحریک جدید 31 دسمبر 96ء تک دفتر ہذا میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ سیاسی کلچر بہت گندہ ہو گیا ہے اور حالات کا ٹھیک کرنا مشکل ہے۔ ملک میں دو فی صد سرمایہ دار ' حرام کھانے والے' مافیا اور جاگیردار حکمرانی پر قابض ہیں۔ ان برہمنوں کے خلاف عوام کو بر سر پیکار نہ کیا گیا تو پاکستان بچانا مشکل ہو جائے گا۔ یہاں لیڈروں کو نسل عقیدہ کی بنیاد پر قتل کیا جاتا ہے۔ 1990ء میں مجھے وزارت عظمیٰ کی پیش کش کی گئی تو میں نے کہا کہ میں پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر کامیاب ہوا ہوں سیاسی بد اخلاقی کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ اس پر فوج 'اپوزیشن اور غلام اسحاق نے کہا کہ آج اخلاق کی پرواہ کون کرتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ شوکت خانم کینسر ہسپتال کی تعمیر میں پچھلی حکومت کے رکاوٹیں ڈالنے سے ان کی اندرونی گندگی ظاہر ہوتی ہے۔ ہم ان رکاوٹوں کی 35 دنوں میں تلافی کریں گے۔ یہ باتیں انہوں نے شوکت خانم کینسر ہسپتال کے دو سال مکمل ہونے پر ایک تقریب سے خطاب میں کہیں۔

○ جماعت اسلامی پاکستان کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جماعت کی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق جماعت اسلامی تین فروری کے انتخابات کا بائیکاٹ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی نے انتخابات سے باہر رہنے کا فیصلہ نگران حکومت کی ناکامی 'اپنے وعدوں سے انحراف احتسابی عمل سے پہلو تہی برتنے اور پھر سے کرپٹ اور بد عنوان امیدواروں کے انتخابی عمل میں حصہ لینے کی اجازت دینے پر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی دوسری مذہبی جماعتوں سے بھی رائے حاصل کرے گی۔ مذہبی جماعتوں کے رہنما 31 دسمبر کو اسلام آباد میں ہونے والے متحدہ اجلاس میں حتمی فیصلہ کریں گے۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ وہ مارشل لاء نہیں چاہتے بلکہ صرف احتساب چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ چار جنوری کو احتسابی تحریک شروع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو انتخاب سے روکنا خلاف آئین نہیں۔ معراج خالد متناسب نمائندگی کے علمبردار رہے ہیں لیکن اب صدر لغاری کی وجہ سے کلمہ حق نہیں کہہ رہے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر لغاری کی موجودگی میں انتخابات آزادانہ منصفانہ اور شفاف نہیں ہو سکتے۔ ہمارے علاوہ نواز شریف اور قاضی حسین احمد کو بھی صدر لغاری پر اعتماد نہیں ہے۔ اگر وہ ہار گئے تو وہ نتائج کو تسلیم نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نواز حکومت اور اسمبلی 36 دنوں میں بحال ہو گئی تھی مگر سپریم کورٹ نے اس دفعہ سماعت ہی شروع نہیں کی۔ انہوں نے پوچھا کہ ایک ملک میں دوہرے قوانین کیوں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اگر اسمبلی بحال ہو گئی تو وہ اپوزیشن سے مل کر سیاسی مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی کا نام لے کر ہماری حکومت کو ختم کرنے والوں کے اپنے دور میں مہنگائی تین گنا زیادہ ہو گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نگران وزیر اعظم صرف ربڑ سٹمپ ہے۔ وزیر اعظم سیکرٹریٹ خود لغاری چلا رہے ہیں۔ امن و امان کی حالت مخدوش ہو چکی ہے جس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ججوں کی زندگیاں بھی محفوظ نہیں ہیں۔

○ نگران وزیر اعلیٰ پنجاب میاں افضل حیات نے کہا ہے کہ انتخابات کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکے گی اور شرپسندوں سے سختی سے نبٹا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جسٹس منیر کا قتل المناک واقعہ ہے متعدد تفتیشی ٹیموں نے کام شروع کر دیا ہے اور مجرموں کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

○ تحریک انصاف کے قائد عمران خان نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو الیکشن سے فرار کے راستے ڈھونڈ رہی ہیں لیکن ہم انتخابات ملتوی نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ نے کبھی اصولوں کی سیاست نہیں کی۔ چور' لٹیرے سیاست دانوں کو ٹکٹ دے کر عوامی مینڈیٹ کی توہین کی گئی ہے۔ نگران احتساب کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کبھی نگران حکومت کی مدت میں توسیع کی بات نہیں کی اور الیکشن شیڈول کے بعد اس کا کوئی جواز نہیں۔

○ نگران حکومت نے نئے سال کے آغاز سے گیس کی قیمتوں میں 25 فیصد اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اضافہ آئی۔ایم۔ایف کے دباؤ پر ہوا ہے۔ جبکہ معزول حکومت نے اس سے انکار کر دیا تھا۔

○ قومی ہاکی ٹیم کے سابق کپتان قاضی محب انتقال کر گئے۔ انہوں نے ورلڈ اولمپک میں قومی ٹیم کی قیادت کی تھی۔ تین سال قومی ٹیم کے کپتان رہے۔ ان کی عمر 37 برس تھی۔

○ حکومت نے صوبائی حکومتوں کو رمضان کے دوران فیئر پرائس شاپس کھولنے کی ہدایت دی ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کے الیکشن میں بائیکاٹ کا فائدہ مسلم لیگ (ن) کو ہو گا۔

○ فاٹا کے قبائلی رہنماؤں نے کہا ہے کہ وہ ووٹ ڈالنے والی عورتوں کے گھر جلا کر راکھ کر دیں گے۔ لیکن سرکاری عہدیداروں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ جو خواتین ووٹ ڈالنا چاہیں انہیں تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

○ بھارت نے ترشول میزائل کا کامیاب تجربہ کر لیا ہے کثیر المقاصد گائیڈڈ میزائل پندرہ کلو وزنی دھماکہ خیز مواد پھینکنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نو کلو میٹر تک مار کر سکتا ہے۔ بحری بری اور فضائی افواج کو دیا جائے گا بھارتی ماہرین کے مطابق یہ میزائل امریکی پیٹریاٹ میزائل کے جواب میں بنایا گیا ہے۔

○ اسلامی ممالک کے وزراء خارجہ کی کانفرنس 4 جنوری کو استنبول میں ہو گی۔ اس کانفرنس کو "ڈی 8" کا نام دیا گیا" ڈی کا مطلب ہے ڈیلوپلنگ کنٹریز اور یہ جی سیون کی طرز پر تشکیل دی گئی ہے۔

○ شاہ فہد کی طرف سے قرآن پاک کے 21 ہزار نسخہ جات دنیا بھر میں تقسیم کئے جائیں گے۔

اعلان تعطیل

مورخہ 2 جنوری بروز جمعرات دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی لہذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں (مینیجر)

مَردوں کیلئے خاص دوائیں
سفوف بنولہ • سفوف تالمکھانہ
زدجام عشق خاص • حب اکسیر الرجال
امساکین • حب مقوی
مزید مشورہ و علاج کے لئے مطب میں
تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون : 211538

UNITED
Estate Centre
Deals in all kind of property
Pro: **Waseem Ahmad Khalid**
Pager. 111222333/6041
Amna Arcade, Opp. Shaukat
Khanum Memorial Hospital Johar
Town, Lahore. Ph. 5181141

اللہ کے فضل و رحم کے ساتھ سالِ نو مبارک ہو صحت و سلامتی کے ساتھ

ہومیو پیتھک ادویات
جرمنی، پاکستانی، سیل بند، کھلی، پوٹنسی، مدر ٹنکچر، مفرد، مرکب، پلاسٹک، شیشے کے ڈراپرز، ٹیوبز، ملک شوگر گولیاں اور کتابیں
قیمت انتہائی کم
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ فون: 212399 211399

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان: 212837
گھر: 212175
نسیم جیولرز
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔ 212855
کوٹھی نمبر 1 محلہ دار العلوم غربی ربوہ۔ 212755
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد
فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس۔ گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065